مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ہمارے والد کا انتقال چار سال پہلے ہوا، انہوں نے ترکہ میں گھر، زرعی زمین، پلاٹ، نقدی اور سونے کے زیورات چھوڑے ہیں، ہمارے والد صاحب کے انتقال کے وقت ہماری والدہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی زندہ تھے، بعد میں ایک بیٹا وفات پا گیا، اس کی اولاد میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں۔ ہمارے انتقال کرنے والے بھائی کی بیوی نے والد مرحوم کے چھوڑے گئے ایک کنال کے گھر پر قبضہ کیا ہوا ہے، جس میں وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ زبردستی رہ رہی ہے۔ اس کے بارے شریعت کا کیا حکم ہے؟ والد صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بڑے بیٹے کو نافرمانی کی وجہ سے عاق کر دیا تھا، کیا اس بیٹے کو بھی ترکہ سے حصہ دیا جائے گا، مفتی صاحب، تمام سوالات کا تسلی بخش جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دارالافتاء
فیروزپور روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ جو کچھ میت نے منقولہ، غیر منقولہ مال وجائیداد، سونا، چاندی، نقدی، برتن، کپڑے، چھوٹا بڑا گھریلو ساز و سامان وغیرہ اور وہ قرضہ جو مرحوم نے کسی سے لینا ہو، چھوڑا ہے، وہ سارے کا سارا میت کا ترکہ شمار ہو گا۔ اس میں سب سے پہلے میت کے کفن دفن کا خرچہ نکالا جائے گا، اگر کسی نے تبرعا ادا کر دیا ہو تو الگ بات ہے۔ پھر اگر میت کے ذمہ کوئی قرض واجب الادا ہے تو اس کو ادا کیا جائے گا، اگرچہ سارا مال ہی اس میں چلا جائے۔ اس کے بعد بقیہ ترکہ میں سے اگر میت کی طرف سے کوئی جائز وصیت غیر وارث کے لیے کی گئی ہو تو وہ بقیہ مال کے ایک تہائی تک نافذ العمل ہو گی۔ اس کے بعد جو مال بچے وہ شرعی ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں اگر مرحوم کی وفات کے وقت ان کے شرعی ورثاء میں صرف ایک بیوہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی ہی زندہ تھیں، تو

حقوق ثلاثہ کی ادائیگی کے بعد، مرحوم کے کل ترکہ کے 8 برابر حصے کر کے بیوہ کو ایک حصہ یعنی 12.50 فیصد، ہر ہر بیٹے کو دو، دو حصے یعنی 25 فیصد اور بیٹی کو ایک حصہ یعنی 12.50 فیصد دیا جائے گا۔

2۔ بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں بھابھی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مشترکہ ترکہ میں چھوڑے گئے سارے مکان پر قبضہ کر لے۔ وہ صرف اپنے شوہر کے حصے کا مطالبہ کر سکتی ہے، شریعت میں دوسروں کا حق ناجائز طریقے پر دبانے والوں کے بارے بہت سخت وعیدیں آئیں ہیں۔ اسی طرح شریعت میں اولاد کو عاق کر دینے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، یعنی عاق کرنے سے اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، اس لئے شرعا عاق کیے گئے بیٹے کو بھی والد مرحوم کی میراث میں سے حصہ ملے گا۔ نیز جو بیٹے میراث تقسیم ہونے سے قبل وفات پا گئے ان کا حصہ ان کے شرعی ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

١.عن أنس بن مالک رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قطع ميراث وارثه، قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة۔ (مشكاة المصابيح، كتاب البيوع / باب الوصايا، ٢٢٩، وكذا في سنن ابن ماجة، رقم: ٢٧٠٣)

٢. ولو كان ولده فاسقًا فأراد أن يصرف ماله إلى وجوه الخير ويحرمه عن الميراث ہذا خير من تركه؛ لأن فيه إعانة على المعصية ولو كان ولده فاسقًا لا يعطى له أكثر من قوته۔ (البحر الرائق ٧۔٢٨٨ زكريا)

٣. لإرث جبريٌّ لا يسقط بالإسقاط۔ (تكملة رد المحتار، كتاب الدعوىٰ / مطلب: واقعة الفتوىٰ ١۔٥٠٥ كراجی، وكذا في تبيين الحقائق / كتاب الفرائض ٧۔٤٧١ دار الكتب العلمية بيروت)

٤. وہذا العلم مختص بحاله الممات وغيره بالحياة، أو باعتبار أسباب الملک؛ فإنہا جبرية أو اختيارية، فالأول الميراث، والثاني غيره من أسباب الملک۔ (تبيين الحقائق / كتاب الفرائض ٧۔٤٧١ زكريا)

٥. والثالث أما اختياري وہو الوصية، أو اضطراري وہو الميراث۔ (مجمع الأنہر / كتاب الفرائض ٤۔٤٩٤ المكتبة الغفارية كوئته)

٦.عن أبي حرة الرقاشي عن عمه رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا لا تظلموا! ألا لا يحل مال امرء إلا بطيب نفس منه۔ (مشكاة المصابيح / باب الغصب ٢٥٥)والله تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۹/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

16/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح
محمد افتخار بیگ عفی عنہ
۱۹/۳/۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

دار الافتاء
196/1147
14/10/2022
الجامعة الاشرفية